قبر میں نبی صَلیَ اللہ علیہ وسلم کی حیات کا مسئلہ

سوال : اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آپ ﷺ کی یہ زندگی اُخروی و برزخی زندگی ہے یا دنیاوی زندگی ہے؟

ادلۂ اربعہ سے جواب دیں، جزاکم اللہ خیراً (ایک سائل ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ)

الجواب : اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْأَمِیْنِ ، أَمَّا بَعْدُ:

۱: اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ دنیا کی زندگی گزار کر فوت ہوگئے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: ﴿اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَّیِّتُوْ نَ﴾ بے شک تم وفات پانے والے ہو اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں۔ (الزمر: ۳۰)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" أَلا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم قَدمَاتَ " الخ سن لو! جو شخص (سیدنا) محمد (ﷺ) کی عبادت کرتا تھا تو بے شک محمد ﷺ فوت ہوگئے ہیں۔ (صحیح البخاری: ۳۶۶۸)

اس موقع پر سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ﴾ الخ [آل عمران: ۱۴۴] والی آیت تلاوت فرمائی تھی۔ ان سے یہ آیت سن کر (تمام) صحابہ کرام نے یہ آیت پڑھنی شروع کر دی۔ (البخاری: ۱۲۴۱، ۱۲۴۲)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے تسلیم کرلیا۔ دیکھئے صحیح البخاری (۴۴۵۴)

معلوم ہوا کہ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہے کہ نبی ﷺ فوت ہوگئے ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

" مَاتَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم " الخ نبی ﷺ فوت ہوگئے (صحیح البخاری: ۴۴۴۶)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" مَا مِنْ نَبِيٍّ یَمْرَضُ إِلَّا خُیِّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ " جو نبی بھی بیمار ہوتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت کے درمیان

اختیار دیا جاتا ہے۔ (صحیح البخاری ۴۵۸۶، صحیح مسلم: ۲۴۴۴)

آپ ﷺ نے دنیا کے بدلے آخرت کو اختیار کر لیا۔ یعنی آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی زندگی اُخروی زندگی ہے جسے بعض علماء برزخی زندگی بھی کہتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ"

میں (آپ ﷺ سے) سنتی تھی کہ کوئی نبی بھی وفات نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دے دیا جاتا ہے۔ (البخاری: ۴۴۳۵ و مسلم: ۲۴۴۴)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ:

"فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ"

پس اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میرے اور آپ کے لعابِ دہن کو (مسواک کے ذریعے) جمع (اکٹھا) کر دیا۔ (صحیح البخاری: ۴۴۵۱)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ: "لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ" الخ یقیناً رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔ (صحیح مسلم: ۲۹۷۴/۲۹ و ترقیم دار السلام: ۷۴۵۳)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل ہیں۔ ان صحیح و متواتر دلائل سے معلوم ہوا کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ، فداہ ابی وامی وروحی، فوت ہو گئے ہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی نماز کے بارے میں فرماتے تھے کہ:

"إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا" آپ (ﷺ) کی یہی نماز تھی حتیٰ کہ آپ (ﷺ) دنیا سے چلے گئے۔ (صحیح البخاری: ۸۰۳)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا: "حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا" حتیٰ کہ آپ (ﷺ) دنیا سے چلے گئے۔ (صحیح مسلم: ۲۹۷۶/۳۳ و دار السلام: ۷۴۵۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ:

"خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا" الخ رسول اللہ ﷺ دنیا سے چلے گئے۔ (صحیح البخاری: ۵۴۱۴)

ان ادلہ قطعیہ کے مقابلے میں فرقہ دیوبندیہ کے بانی محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) لکھتے ہیں کہ:

"ارواحِ انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا فقط مثلِ نور چراغ اطراف و جوانب سے قبض کر لیتے ہیں یعنی

سمیٹ لیتے ہیں اور سوا اُن کے اوروں کی ارواح کو خارج کر دیتے ہیں......'' (جمال قاسمی ص ۱۵)

تنبیہ: میر محمد کتب خانہ باغ کراچی کے مطبوعہ رسالے ''جمال قاسمی'' میں غلطی سے ''ارواح'' کی بجائے ''ازواج'' چھپ گیا ہے۔ اس غلطی کی اصلاح کے لئے دیکھئے سرفراز خان صفدر دیوبندی کی کتاب ''تسکین الصدور'' (ص ۲۱۶) محمد حسین نیلوی مماتی دیوبندی کی کتاب ''ندائے حق'' (ج ا ص ۵۷۲ و ص ۶۳۵)

نانوتوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی علی الاتصال ابتک برابر مستمر ہے اسمیں انقطاع یا تبدل وتغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہوجانا واقع نہیں ہوا'' (آبِ حیات ص ۲۷)

''انبیاء بدستور زندہ ہیں'' (آبِ حیات ص ۳۶)

نانوتوی صاحب کے اس خودساختہ نظریے کے بارے میں نیلوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''لیکن حضرت نانوتوی کا یہ نظریہ صریح خلاف ہے اس حدیث کے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل فرمایا ہے......'' (ندائے حق جلد اول ص ۶۳۶)

نیلوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:

''مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں مولانا نانوتوی قرآن وحدیث کی نصوص واشارات کے خلاف جمال قاسمی ص ۱۵ میں فرماتے ہیں:

ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا'' (ندائے حق جلد اول ص ۲۱۷)

لطیفہ: نانوتوی صاحب کی عباراتِ مذکورہ پر تبصرہ کرتے ہوئے محمد عباس رضوی بریلوی لکھتا ہے کہ:

''اور اس کے برعکس امام اہلِ سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب وفات (آنی) ماننے کے باوجود قابلِ گردن زنی ہیں'' (واللہ آپ زندہ ہیں ص ۱۲۴)

یعنی بقولِ رضوی بریلوی، احمد رضا خان بریلوی کا وفات النبی ﷺ کے بارے میں وہ عقیدہ نہیں جو محمد قاسم نانوتوی کا ہے۔!

۲: اس میں کوئی شک نہیں کہ وفات کے بعد، نبی کریم ﷺ جنت میں زندہ ہیں۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں آیا ہے کہ فرشتوں (جبریل ومیکائیل علیہما السلام) نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا:

"إِنَّهُ بَقِيَ لَکَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَکْمِلْهُ ، فَلَوِ اسْتَکْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَکَ"

بے شک آپ کی عمر باقی ہے جسے آپ نے (ابھی تک) پورا نہیں کیا۔ جب آپ یہ عمر پوری کرلیں گے تو اپنے (جنتی)

محل میں آ جائیں گے۔(صحیح البخاری ۱/۱۸۵ ح ۱۳۸۶)

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ دنیا کی عمر گزار کر جنت میں اپنے محل میں پہنچ گئے ہیں۔شہداء کرام کے بارے میں پیارے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ:

أَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ، ثُمَّ تَأْوِيْ إِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ "

ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں،ان کے لئے عرش کے نیچے قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں۔وہ (روحیں) جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں پھر واپس ان قندیلوں میں پہنچ جاتی ہیں۔

(صحیح مسلم:۱۲۱/۱۸۸۷ و دارالسلام:۴۸۸۵)

جب شہداء کرام کی روحیں جنت میں ہیں تو انبیاء کرام اُن سے بدرجہ ہا اعلیٰ جنت کے اعلیٰ و افضل ترین مقامات و محلات میں ہیں۔شہداء کی یہ حیات جنتی،اُخروی و برزخی ہے،اسی طرح انبیاء کرام کی یہ حیات جنتی،اُخروی و برزخی ہے۔

حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ:" **وَهُوَ حَيٌّ فِيْ لَحْدِهِ حَيَاةً مِثْلُهُ فِي الْبَرْزَخِ** " اور آپ (ﷺ) اپنی قبر میں برزخی طور پر زندہ ہیں۔(سیر اعلام النبلاء ۹/۱۶۱)

پھر آگے وہ یہ فلسفہ لکھتے ہیں کہ یہ زندگی نہ تو ہر لحاظ سے دنیاوی ہے اور نہ ہر لحاظ سے جنتی ہے بلکہ اصحاب کہف کی زندگی سے مشابہ ہے۔(ایضاً ص ۱۶۱)

حالانکہ اصحابِ کہف دنیاوی زندہ تھے جبکہ نبی کریم ﷺ پر بہ اعتراف حافظ ذہبی وفات آ چکی ہے لہذا صحیح یہی ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی ہر لحاظ سے جنتی زندگی ہے۔یاد رہے کہ حافظ ذہبی بصراحتِ خود آپ ﷺ کے لئے دنیاوی زندگی کے عقیدے کے مخالف ہیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں:

" **لِأَنَّهُ بَعْدُ مَوْتِهِ وَإِنْ كَانَ حَيًّا فَهِيَ حَيَاةٌ أُخْرَوِيَةٌ لَا تَشْبَهُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ** "

بے شک آپ (ﷺ) اپنی وفات کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن یہ اخروی زندگی ہے دنیاوی زندگی کے مشابہ نہیں ہے، واللہ اعلم (فتح الباری ج ۷ ص ۳۴۹ تحت ح ۴۰۴۲)

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ زندہ ہیں لیکن آپ کی زندگی اُخروی و برزخی ہے،دنیاوی نہیں ہے۔

اس کے برعکس علمائے دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ:

" **وحیوته ﷺ دنیویة من غیر تکلیف وهی مختصة به ﷺ وبجمیع الأنبیاء صلوات الله علیهم**

والشهداء –لابرزخية......''

''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلّف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو......'' (المہند علی المفند فی عقائد دیوبند ص ۲۲۱ پانچواں سوال: جواب)

محمد قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کی حیات دنیوی علی الاتصال ابتک برابر مستمر ہے اسمیں انقطاع یا تبدل وتغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہوجانا واقع نہیں ہوا'' (آب حیات ص ۲۷، اور یہی مضمون)

دیوبندیوں کا یہ عقیدہ سابقہ نصوص کے مخالف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

سعودی عرب کے جلیل القدر شیخ صالح الفوزان لکھتے ہیں کہ:

" اَلَّذِيْ يَقُوْلُ: إِنَّ حَيَاتَهُ فِي الْبَرْزَخِ مِثْلُ حَيَاتِهِ فِي الدُّنْيَا كَاذِبٌ وَهٰذِهِ مَقَالَةُ الْخَرَافِيِّيْنَ "

جو شخص یہ کہتا ہے کہ آپ (ﷺ) کی برزخی زندگی دنیا کی طرح ہے وہ شخص جھوٹا ہے۔ یہ من گھڑت باتیں کرنے والوں کا کلام ہے۔ (التعلیق المختصر علی القصیدۃ النونیہ، ج ۲ ص ۶۸۴)

حافظ ابن قیم نے بھی ایسے لوگوں کی تردید کی ہے جو برزخی حیات کے بجائے دنیاوی حیات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ (النونیہ، فصل فی الکلام فی حیاۃ الأنبیاء فی قبورھم ۲/۱۵۴، ۱۵۵)

امام بیہقی رحمہ اللہ (برزخی) ردِ ارواح کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں کہ:

" فَهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ كَالشُّهَدَاءِ "پس وہ (انبیاء علیہم السلام) اپنے رب کے پاس، شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ (رسالہ: حیات الأنبیاء للبیہقی ص ۲۰)

یہ عام صحیح العقیدہ آدمی کو بھی معلوم ہے کہ شہداء کی زندگی اُخروی و برزخی ہے، دنیاوی نہیں ہے۔ عقیدہ حیات النبی ﷺ پر حیاتی ومماتی دیوبندیوں کی طرف سے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً مقامِ حیات، آبِ حیات، حیاتِ انبیاء کرام، ندائے حق اور اقامۃ البرھان علی ابطال وساوس ھدایۃ الحیران، وغیرہ

اس سلسلے میں بہترین کتاب مشہور اہلحدیث عالم مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی ''مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ'' ہے۔ کسی اہلحدیث کتب خانے سے منگوا کر پڑھ لیں۔

۳: بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، اپنی قبر مبارک پر لوگوں کا پڑھا ہوا درود بنفسِ نفیس سنتے ہیں اور بطورِ دلیل ''مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ'' والی روایت پیش کرتے ہیں۔ عرض ہے کہ یہ روایت ضعیف و مردود

ہے۔اس کی دوسندیں بیان کی جاتی ہیں۔

اول: محمد بن مروان السدي عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة ......إلخ (الضعفاء للعقیلی ۱۳۶/۴، ۱۳۷وقال: لااصل لہ من حدیث اعمش ولیس بمحفوظ الخ وتاریخ بغداد۲۹۲/۳ ت ۱۳۷۷وکتاب الموضوعات لابن الجوزی ۳۰۳/۱وقال:ھذا حدیث لایصح الخ)

اس کا راوی محمد بن مروان السدی: متروک الحدیث (یعنی سخت مجروح) ہے۔(کتاب الضعفاء للنسائی: ۵۳۸) اس پر شدید جروح کے لئے دیکھئے امام بخاری کی کتاب الضعفاء (۳۵۰) مع تحقیقی: تحفۃ الاقویاء (ص۱۰۲) وکتب اسماء الرجال۔

حافظ ابن القیم نے اس روایت کی ایک اورسند بھی دریافت کر لی ہے۔" عبدالرحمٰن بن احمد الاعرج: حدثنا الحسن بن الصباح: حدثنا ابومعاویۃ: حدثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرہ" الخ

(جلاء الافہام ص۵۴ بحوالہ کتاب الصلوۃ علی النبی ﷺ لابی الشیخ الاصبہانی)

اس کا راوی عبدالرحمٰن بن احمد الاعرج غیر موثق (یعنی مجہول الحال) ہے۔سلیمان بن مہران الاعمش مدلس ہیں۔

(طبقات المدلسین: ۵۵/۲ والتلخیص الحبیر ۴۸/۳ ح۱۱۸۱ وصحیح ابن حبان، الاحسان طبعہ جدیدہ ۱۶۱/۱ وعام کتب اسماء الرجال)

اگر کوئی کہے کہ حافظ ذہبی نے یہ لکھا ہے کہ اعمش کی ابوصالح سے معنعن روایت سماع پر محمول ہے۔

(دیکھئے میزان الاعتدال ۲۲۴/۲)

تو عرض ہے کہ یہ قول صحیح نہیں ہے۔امام احمد نے اعمش کی ابوصالح سے (معنعن) روایت پر جرح کی ہے۔دیکھئے سنن الترمذی (۲۰۷ بتحقیقی)

اس مسئلے میں ہمارے شیخ ابوالقاسم محب اللہ شاہ الراشدی رحمہ اللہ کو بھی وہم ہوا تھا۔صحیح یہی ہے کہ اعمش طبقہ ثالثہ کے مدلس ہیں اور غیر صحیحین میں اُن کی معنعن روایات، عدمِ تصریح وعدمِ متابعت کی صورت میں، ضعیف ہیں، لہذا ابوالشیخ والی یہ سند بھی ضعیف ومردود ہے۔

یہ روایت " مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ " اس صحیح حدیث کے خلاف ہے جس میں آیا ہے کہ:

" إِنَّ لِلّٰهِ فِى الْأَرْضِ مَلَائِكَةً سَيَاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامُ " بے شک زمین میں اللہ کے فرشتے سیر کرتے رہتے ہیں، وہ مجھے میری اُمت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

(کتاب فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ للإمام إسماعیل بن إسحاق القاضي: ۲۱ وسندہ صحیح، والنسائی ۴۳/۳ ح ۱۲۸۳،

الثوري صرح بالسماع)

اس حدیث کو ابن حبان (موارد: ۲۳۹۲) وابن القیم (جلاء الافہام ص ۶۰) وغیرہما نے صحیح قرار دیا ہے۔

خلاصة التحقیق: اس ساری تحقیق کا یہ خلاصہ ہے کہ نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے ہیں، وفات کے بعد آپ جنت میں زندہ ہیں۔ آپ کی یہ زندگی اُخروی ہے جسے برزخی زندگی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ زندگی دنیاوی زندگی نہیں ہے۔

وما علینا إلا البلاغ (۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ)